36883-مزدلفہ جاتے ہوئے اور مزدلفہ میں سرزد ہونے والی غلطیاں

سوال

مزدلفہ جاتے ہوئے وہ کونسی غلطیاں ہیں جن سے آپ ہمیں اجتناب کرنے کی نصیحت کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے سرزد ہونے والی بعض غلطیاں :

اول :

عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوتے وقت لوگوں کی جانب سے کچھ تنگی سی پیدا ہوتی ہے، اس میں لوگوں کی شدید جلد بازی شامل ہے جو بعض اوقات گاڑیوں کے حادثات کا باعث بنتی ہے، حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو عرفات سے بہت سکون واطمنان کے ساتھ روانہ ہوئے تھے، اور حالت یہ تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو آپ کی اونٹنی قصواء کی لگام اس طرح کھینچی ہوئی تھی کہ اس کی گردن دوہری ہو چکی تھی اور آپ اپنے ہاتھ کریم سے لوگوں کو یہ فرمار ہے تھے :

اے لوگو! سکون وآرام سے سکون وآرام سے، لیکن اس کے باوجود جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھلی جگہ پہنچتے تو آپ تیز چلتے اور جب کسی چڑھائی اور اونچی جگہ پر پہنچتے تو اپنی اونٹنی کی لگام ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ چڑھائی چڑھ سکے، تو اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر کی چال میں حالات کا خیال رکھا کرتے تھے، لیکن معاملہ جب اس طرح ہو کہ آیا جلدی کرنا افضل ہے یا پھر آرام وسکون سے ؟ تو آرام اور سکون سے چلنا افضل ہوگا۔

دوم :

بعض لوگ مزدلفہ پہنچنے سے قبل ہی پڑاؤ ڈال دیتے ہیں اور خاص کر ان میں سے وہ لوگ جو پیدل چل کر تھک چکے ہوتے ہیں وہ مزدلفہ پہنچنے سے قبل ہی پڑاؤ ڈال لیتے ہیں اور فجر کی نماز ادا کرنے تک وہیں رہتے ہیں اور نماز ادا کرکے وہیں سے منی روانہ ہوجاتے ہیں، چنانچہ جس شخص نے بھی ایسا کیا وہ مزدلفہ میں رات نہیں بسر کرسکا اور یہ معاملہ بہت خطرناک ہے کیونکہ مزدلفہ میں رات بسر کرنی تو بعض اہل علم کے ہاں حج کے ارکان میں سے ایک رکن اور جمہور اہل علم کے ہاں حج کے واجبات میں سے ایک واجب اور بعض کے قول کے مطابق سنت ہے، اور صحیح یہ ہے کہ یہ واجبات حج میں سے ہے، اس لئے انسان پر مزدلفہ میں رات بسر کرنی ضروری ہے، اور وہ وہاں سے شریعت کے مقرر کردہ وقت سے پہلے روانہ نہیں ہوسکتا جس کا ذکر ان شاء اللہ آگے بیان ہوگا۔

سوم :

بعض لوگ عادت کے مطابق مزدلفہ پہنچنے سے قبل راستے میں ہی مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرلیتے ہیں، جو کہ سنت نبویہ کے خلاف ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب راستے میں اترے اور پیشاب کرنے کے بعد وضوء کیا تو اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ کے رسول ! نماز ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نماز

آگے چل کر۔بخاری (1669) مسلم (1280)اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک نماز ادا نہیں کی جب تک مزدلفہ نہیں پہنچ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ پہنچے تو عشاء کی نماز کا وقت ہوچکا تھا لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء جمع تاخیر کیساتھ پڑھی ۔

چہارم :

بعض لوگ اس وقت تک مغرب اور عشاء کی نماز ادا ہی نہیں کرتے جب تک وہ مزدلفہ میں نہ پہنچ جائیں اگرچہ نماز عشاء کا وقت بھی ختم ہوجائے ،ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے ، کیونکہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنا کتاب وسنت کے دلائل کے مطابق حرام ہے ، فرمانِ باری تعالی ہے :

(إن الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا)

.{یقینا مومنوں پر نماز کی ادائیگی وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے }.النساء (103) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوقات بیان کردیے ہیں اور انکی حدبندی بھی فرمادی ۔

اور حدود کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه)

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی حدود کو پھلانگتا ہے اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا }.الطلاق (1) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

)ومن يتعد حدود الله فأولئك هم الظالمون(

.{اور جو کوئی اللہ تعالی کی حدود کو پھلانگے وہ ہی ظالم ہیں }.البقرۃ (229) ۔

لہذا جب کسی انسان کو یہ خدشہ ہو کہ مزدلفہ پہنچنے سے قبل عشاء کی نماز کا وقت بھی نکل جائے گا ، تو اس پر واجب یہ ہے کہ وہ اسی حالت میں نماز پڑھ لے چاہے ابھی مزدلفہ نہ پہنچا ہو، اگر وہ پیدل چل رہا ہے تو ٹھہر جائے اور نماز قیام اور رکوع و سجود کے ساتھ ادا کرے ، اور اگر وہ سوار ہے اور سواری سے نیچے اترنا ممکن نہیں تو وہ بھی نماز ادا کرلے اگرچہ گاڑی پر ہی ادا کرے ۔

اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(فاتقوا الله ما استطعتم)

.{اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق اللہ تعالی کا ڈر و تقوی اختیار کرو }.التغابن /16

اگرچہ ایسی حالت میں سواری سے نیچے نہ اترنے کا تصور بعید لگتا ہے ، کیونکہ ہر انسان کے لیے ممکن ہے کہ وہ اتر کر سڑک کے دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہو کر نماز ادا کرسکتا ہے ۔

بہر حال کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ نماز مغرب اور عشاء کو اتنا مؤخر کردے کہ عشاء کی نماز کا وقت بھی ختم ہوجائے اور دلیل یہ دے کہ میں سنت پر عمل کرنا چاہتا ہوں اور نماز مزدلفہ میں ہی ادا کرونگا کیونکہ اس کی یہ تاخیر سنت کے مخالف ہے، کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مؤخر تو کیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو وقت میں ادا فرمایا۔

پنجم :

کچھ حجاج کرام نماز فجر وقت سے قبل ہی ادا کرلیتے ہیں اور وہ نماز ادا کرکے وہاں سے چل دیتے ہیں جو کہ بہت عظیم غلطی ہے کیونکہ وقت سے پہلے نماز کی ادائیگی سے نماز قبول نہیں ہوتی، ایسا کرنا حرام ہے اس لئے کہ یہ حدود اللہ کو پھلانگنے اور اس پر زیادتی کے مترادف ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ نماز وقت مقررہ پر فرض ہے اور اس کے ابتدائی اور آخری وقت کی حدبندی بھی شریعت نے کردی ہے، لہذا کوئی بھی نماز کے وقت سے پہلے نماز ادا نہیں کرسکتا۔

چنانچہ حاجی کو اس مسئلہ پر متنبہ رہنا چاہیے اور نماز فجر اس وقت تک ادا نہ کرے جب تک اسے یقین نہ ہوجائے یا کم از کم اس کا ظن غالب یہ ہو کہ فجر کا وقت شروع ہوچکا ہے، یہ صحیح ہے کہ مزدلفہ میں نماز فجر جلد ادا کرنی چاہیے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی ادا کی تھی، لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ وقت سے بھی پہلے نماز ادا کرلی جائے، لہذا حاجی کو اس عمل سے بچنا چاہیے۔

ششم :

بعض حجاج کرام مزدلفہ میں بہت ہی قلیل سی مدت رکنے کے بعد وہاں سے چل دیتے ہیں، آپ دیکھیں گے وہ وہاں سے گزرتا جارہا ہے اور مزدلفہ میں ٹھہرتا ہی نہیں اور سمجھتا ہے کہ گزرنا ہی کافی ہے، یہ بھی سنگین غلطی ہے، کیونکہ وہاں سے صرف گزرنا ہی کافی نہیں بلکہ سنت تو اس پر دلالت کرتی ہے کہ حاجی مزدلفہ میں نماز فجر کی ادائیگی تک رہے اور نماز ادا کرنے کے بعد مشعر الحرام کے پاس کھڑا ہوکر بہت زیادہ سفیدی ہونے تک دعا کرتا رہے اور اس کے بعد منی کی جانب روانہ ہو (سفیدی کا معنی یہ ہے کہ طلوع شمس سے قبل دن کی روشنی پھیل جائے)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال میں سے کمزور اشخاص کو اجازت دی تھی کہ وہ رات کے وقت ہی مزدلفہ سے روانہ ہوجائیں، اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما چاند غروب ہونے کا انتظار کیا کرتی تھیں اور جب چاند غروب ہوجاتا تو وہ مزدلفہ سے منی کی طرف روانہ ہوجاتیں، یہ-چاند غروب ہونے کے بعد مزدلفہ سے منی روانہ ہونا-حد فاصل ہے کیونکہ صحابی کا فعل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال میں سے کمزور اشخاص کو رات کے وقت روانہ ہونے کی اجازت دی تھی اور اس حدیث میں رات کی حد کو بیان نہیں کیا، لیکن صحابی کا فعل اس کا بیان اور تفسیر ہوسکتا ہے، لہذا ضروری یہ ہے کہ کمزور اشخاص جنہیں ازدھام کی بنا پر تکلیف ہونے کا خدشہ ہو ان کے لیے چاند غروب ہونے کی قید لگانا ضروری ہے، اور دسویں رات چاند آدھی رات کے بعد غروب ہوتا ہے اور تقریبا رات کا دو تہائی حصہ ختم ہوچکا ہوتا ہے۔

ہفتم :

بعض لوگ مزدلفہ کی رات وہاں پر رات کو قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرواذکار اور قیام کرکے بیدار رہ کر بسر کرتے ہیں جو کہ سنت کے خلاف ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات ایسے عبادت نہیں کی، بلکہ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عشاء کی نماز ادا کی تو لیٹ گئے اور طلوع فجر تک سوتے رہے پھر نماز فجر ادا کی۔

تو یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اس رات میں تہجد یا عبادت یا ذکرواذکار اور تسبیح و تحمید اور قرآن مجید کی تلاوت نہیں ہے۔

ہشتم :

بعض حجاج کرام مزدلفہ میں طلوع شمس تک ب ٹھہرے رہتے ہیں اور نماز اشراق ادا کرنے کے بعد منی روانہ ہوتے ہیں، جوکہ صحیح نہیں بلکہ ایسا کرنا غلط ہے، کیونکہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کی مخالفت اور مشرکوں کے طریقہ کی موافقت ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو مزدلفہ سے طلوع شمس ہونے سے قبل ہی جب اچھی طرح روشنی ہوچکی تھی تو منی روانہ ہو گئے تھے، اور مشرک طلوع شمس کا انتظار کیا کرتے تھے۔

لہذا جو بھی طلوع شمس تک مزدلفہ میں رہ کر عبادت کرتا رہا اس نے مشرکوں سے مشابہت اختیار کی اور سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ انتہی.